REGD. NO. L. 5259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۶ ہجرت ۱۳۳۷ ھش ۶ مئی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۰۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ — ۴ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

نزلہ اور زکام کی تکلیف ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالے کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ کا ڈاک کا پتہ

تا اطلاع ثانی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔

معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب مری

تاریں اور منی آرڈر اور رجسٹری خطوط بھی مذکورہ بالا پتہ پر ارسال کئے جائیں (پرائیویٹ سکرٹری)

عراق کے عام انتخابات میں نوری السعید کے اکثر حامی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

قاہرہ ریڈیو کی طرف سے انتخابات کا بائیکاٹ کرنیکی اپیل

بغداد ۵ مئی۔ عراقی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں کے انتخابات آج شروع ہو رہے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ۱۴۵ کے ایوان میں اب تک ۱۲۵ نائبین بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر وزیر اعظم نوری السعید اور ان کی پالیسی کے زبردست حامی ہیں۔ اب صرف ۲۰ نشستوں کے لئے مقابلہ ہونا باقی ہے۔ جس کی وجہ سے انتخابات میں بہت کم دلچسپی باقی رہ گئی ہے۔ قاہرہ ریڈیو نے کل اپنے ایک خصوصی نشریہ میں عراقی عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ عام انتخابات کا بائیکاٹ کر دیں۔ ریڈیو نے ان انتخابات کو جعلی قرار دیا۔ اور کہا عراقی عوام ان انتخابات کا بائیکاٹ کر کے فوجی معاہدوں سامراجی اڈوں اور سامراجی بھگوڑوں سے بیزاری کا اعلان کر سکتے ہیں۔ ریڈیو نے عرب نیشنلزم کے حامی امیدواروں سے بھی اپیل کی۔ کہ وہ اپنے نام واپس لے لیں۔

مشرقی پاکستان میں انتخابی فہرستیں

۱۰ مئی کو شائع کی جائینگی

ڈھاکہ ۵ مئی۔ مشرقی پاکستان کے علاقائی الیکشن کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ چاٹگام کے پہاڑی علاقوں کے سوا صوبے کے تمام دوسرے حصوں کے ووٹروں کی ابتدائی فہرستیں ۱۰ مئی کو شائع کر دی جائیں گی۔ چاٹگام کے پہاڑی علاقوں کے ووٹروں کی فہرستیں ۲۰ مئی کو شائع کی جائیں گی۔

امریکہ کو انڈونیشی لیڈروں کا انتباہ

اگر انڈونیشیا کو دوسرا کوریا بنانے کی کوشش کی گئی تو عالمی جنگ چھڑ جائیگی

سنگاپور ۵ مئی۔ انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر سباندریو نے متنبہ کیا ہے کہ اگر امریکہ اور نیشلسٹ چین کے رضاکاروں نے وسطی سماٹرا کے باغیوں کی امداد جاری رکھی تو انڈونیشیا کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہے گا۔ کہ وہ انڈونیشیا میں غیر ملکی مداخلت کا معاملہ اقوام متحدہ کے روبرو پیش کر دے مسٹر سباندریو نے مزید کہا کہ اس قسم کی امداد جارحیت کے مترادف ہے اور اس سے ایشیا کا امن خطرے میں پڑ گیا ہے — اس سے قبل صدر انڈونیشیا ڈاکٹر احمد سوکارنو نے بھی یہ الزام لگایا۔ کہ امریکی اور قوم پرست چینی باغیوں کی امداد کر رہے ہیں۔ آپ نے خبردار کیا۔ کہ اگر ایک طرف کے رضاکار بم پر بمباری کر سکتے ہیں۔ تو دوسری جانب کے رضاکار ان پر بھی بمباری کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر سوکارنو نے مزید کہا۔ کہ اگر غیر ملکی طاقتوں نے انڈونیشیا کو دوسرا کوریا یا ہند چینی بنانے کی کوشش کی۔ تو عالمگیر جنگ چھڑ جائے گی۔

نئے آغا خان نے بھی جانشین منتخب کر لیا

لنڈن ۵ مئی۔ اسمٰعیلیوں کے خاص مذہبی راہنما شہزادہ کریم آغا خان نے کل رات ٹیلی ویژن پر تقریر کرتے ہوئے انکشاف کیا۔ کہ انہوں نے اپنے جانشین کا انتخاب کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا بہر حال میرے جانشین کا نام میرے سوا کسی اور شخص کو معلوم نہیں ہے۔

عالمی بنک کی آمدنی میں اضافہ

واشنگٹن ۵ مئی۔ گزشتہ ۳۱ مارچ کو ختم ہونے والے نو مہینوں میں عالمی بنک کو ۳ کروڑ ۲۴ لاکھ ڈالر کی آمدنی ہوئی۔ یہ رقم گزشتہ سال کے اسی عرصہ کے مقابلہ میں دو کروڑ ۶ لاکھ ڈالر زیادہ ہے۔

وسطی سماٹرا میں مرکزی فوج کی مزید کامیابی

جکارتہ ۵ مئی۔ انڈونیشیا کی مرکزی فوجوں نے وسطی سماٹرا کے شہر پڈانگ پنجانگ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر بکٹنگی کے باغی مرکز کے قریب واقع ہے یہاں باغیوں نے مرکزی فوجوں کی کوئی خاص مزاحمت نہیں کی۔

جیکب آباد میں تیل کی تلاش

کراچی ۵ مئی معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان پٹرولیم کمپنی اگلے مہینے جیکب آباد میں تیل کی تلاش کے لئے ایک کنوئیں کی کھدائی شروع کرے گی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ مئی ۱۹۵۸ء

دین میں سیاسی پارٹی بازی

(۲)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رسالت کے متعلق فرمایا ہے کہ

اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (انعام ۱۲۵)

یعنی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کہاں رکھے۔ اس کے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

واذا جاءتھم اٰیۃ قالوا لن نؤمن حتی نؤتی مثل ما اوتی رسل اللّٰہ (انعام ۱۲۶)

یعنی جب ان کے پاس کوئی نشان آتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں ہم اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے۔ جب تک ہم کو نہ دیا جائے مثل اس کے جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو دیا گیا۔

قرآن کریم کے ان الفاظ سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسالت کا معاملہ اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ رسولوں کے متعلق جو قیاسات اور نظریات لوگوں نے بنا لئے ہوتے ہیں۔ وہ درست نہیں ہوتے وہ محض اٹکل پچو ہوتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ سچے رسولوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہوتے ہیں جن سے سعید انسان ان کو پہچان لیتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان کوئی ایسے اصول متعین کر سکتے ہیں۔ جن کا حصر ان تمام باتوں پر ہو۔ جو رسول اللہ میں ہونی چاہئیں۔

سعید روحیں تو ایک ہی نشان سے سچے رسولوں کو پہچان لیتی ہیں۔ لیکن اکثر انسان جو ماننا نہیں چاہتے وہ اپنی طرف سے بعض باتیں گھڑ لیتے ہیں۔ اور پھر ان کو معیار قرار دے کر مدعی نبوت پر اعتراضات کرتے ہیں۔ مثلاً جیسا کہ ہم اپنے ایک گزشتہ حالیہ اداریہ میں لکھ چکے ہیں یہ اعتراض بھی بعض لوگ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے تو جھوٹے نبی یا رسول نہیں آسکتے تھے۔ مگر آپ کی بعثت کے بعد جھوٹے نبی آنے شروع ہو گئے ہیں۔

اگر ایسے لوگوں سے پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ

اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

وہ تو صاف صاف الفاظ میں موجود ہے کیا آپ بھی اسی طرح کا صاف صاف بیان اللہ تعالیٰ کا اپنے اصول کے حق میں پیش کر سکتے ہیں۔ تو وہ بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔

ہم نے اپنے متذکرہ اداریہ میں روزنامہ تسنیم کے ایک نوٹ سے کچھ اقتباسات اس ضمن میں دیئے ہیں۔ اور اس قیاس آرائی کی بالوضاحت تردید کی ہے۔ کہ جھوٹے نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آنے شروع ہوئے آپ سے پہلے نہیں آتے تھے۔

ہم نے اس اداریہ میں یہ بھی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں سچے رسولوں کی پہچان کے نشانات بھی بیان کئے ہیں۔ وہاں جھوٹے مدعیان نبوت یا مدعیان الہام منجانب اللہ کی پہچان کے اصول بھی واضح فرمائے ہیں اس کے لئے ہم نے آیت تقول پیش کی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر وہ بھی ہم پر کوئی افترا باندھتا۔ تو ہم اس کی رگ جان کاٹتے۔ ہم نے یہ بھی بتایا ہے کہ تمام مفسرین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عرصہ نبوت یعنے ۲۳ سال کی مدت کو معیار قرار دیا ہے۔ یعنے اگر کوئی جھوٹا دعوے کرے۔ تو ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ۲۳ سال کے اندر اندر ہلاک کرے اور اس کا نام و نشان مٹا دے نام و نشان مٹانے میں نہ صرف اس کی مادی حیات کا انقطاع شامل ہے بلکہ اس کی تعلیمات یا مشن کی تباہی بھی شامل ہے۔ دوسرے لفظوں میں جھوٹے نبیوں کا مشن جو بھی وہ اپنا مشن پیش کریں فروغ نہیں پا سکتا اس کے بالعکس اگر کوئی مدعی ۲۳ سال زندہ رہے۔ اور اس کا مشن کامیاب ہو تو اس کا دعوےٰ صحیح سمجھنا چاہیئے

یہ تو مختصراً جھوٹے اور سچے رسول اور نبی کی پہچان کے وہ اصول ہیں جو اسلام نے پیش کئے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگوں نے جیسا کہ متذکرہ بالا مثال سے ظاہر ہوتا ہے بہت سے من گھڑت اصول بنا لئے ہوئے ہیں۔ جس طرح کہ عموماً منکرین ہمیشہ بناتے ہیں۔ جن کو معیار ٹھہرا کر کسی مدعی کے دعوے کو جانچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور انکار و فرار کی راہیں نکالی جاتی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ منکرین کا یہ قاعدہ ہے کہ وہ اپنے انکار کی نئی نئی وجوہات نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بڑی بڑی عجیب و غریب قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ ورنہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مشن ہر طرح رسول یا نبی کو جھٹلانا بن گیا ہے۔ ایک بڑی بھر پور بات ایسے لوگ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ اب تو اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت ہی بند کر دیا ہے۔ اب کسی قسم کا نبی یا رسول آ ہی نہیں سکتا چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم نے حضرت یوسف علیہ السلام پر سلسلہ نبوت بند کر دیا تھا۔ اور یہودیوں نے حضرت موسےٰ علیہ السلام پر اور عیسائیوں نے یوحنا نبی پر اور مسیح علیہ السلام کو نبی نہیں بلکہ نفسل یا دوسرے لفظوں میں خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ اور اب بعض عیسائی مسلمانوں کی دیکھا دیکھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خاتم النبیین بھی کہنے لگے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ مسلمان بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آخری نبی جو زمین پر فوت ہوگا۔ وہ حضرت عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام ہوں گے۔ آج تک وہ تو آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات تو مسلمہ ہے۔

کراچی سے شیعوں کا ایک ماہنامہ "نور" نامی شائع ہوتا ہے۔ اس میں ایک مضمون "باب النبوت" کے زیر عنوان بھی چھپا ہے۔ جو مدیر "نور" ہی کی تراوش قلم کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے اس میں بھی ختم نبوت پر بڑی بحث کی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزنامہ تسنیم کے مدیر نے اسی مضمون سے شاید وہ اصول لیا ہے جس کا ذکر ہم نے گزشتہ اداریہ میں کیا ہے۔ کیونکہ اس مضمون میں بھی یہ دلیل بڑے طمطراق سے دی گئی ہے۔ موجودہ نشست میں ہم اسی مضمون کی ایک اور قیاس آرائی کا ذکر کرتے ہیں۔ مضمون نگار صاحب شرائط نبوت میں سے پہلی شرط ان الفاظ سے شروع کرتے ہیں۔

"نبی کو مبادیٔ عالیہ یعنے عالم ملکوت سے اس درجہ اتصال اور روحانی قرب حاصل ہوتا ہے کہ دنیوی تعلیم کے بغیر وہ امور غیب سے آگاہ ہوتا ہے"

(ماہنامہ نور کراچی اپریل ۱۹۵۸ء صفحہ ۷)

مضمون نگار کا یہ مطلب ہے کہ نبی کو امور غیب کی اطلاع تعلیم

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

یوم خلافت
کے لئے
ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب منائی جائیگی یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اول منتخب ہوئے تھے "یوم خلافت" پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور برکات بیان کی جائیں۔ اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔ اور اس کا وجود ضروری ہے۔

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اسے نوٹ فرما لیں چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ

کے

خود نوشت غیر مطبوعہ حالاتِ زندگی

(مرسلہ: مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

مورخ کشمیر مولوی محمد دین صاحب فوق ایڈیٹر کشمیری میگزین لاہور نے اکتوبر ۱۹۱۲ء میں اپنے پرچہ کا ایک خاص نمبر نکالنا چاہا۔ جس کا موضوع تھا "موجودہ ایڈیٹروں کے حالات" اس کے لئے مولوی صاحب مرحوم نے پنجاب کے تمام ایڈیٹروں کو اپنے اپنے حالات بھیجنے کے لئے لکھا۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب سے بھی فرمائش کی جو اس وقت الحکم کے ایڈیٹر تھے۔ آپ نے اپنے حالات لکھ کر بھیجے مگر غالباً دیر میں پہنچنے کی وجہ سے کشمیری میگزین کے "ایڈیٹر نمبر" میں شائع نہ ہو سکے اور اس وقت تک غیر مطبوعہ ہیں۔ فوق صاحب کے سینکڑوں قیمتی مسودات ان کے دوست اور میرے محترم مولوی عبد اللہ صاحب قریشی بی۔ اے ایڈیٹر حقیقت اسلام لاہور کے پاس ہیں۔ انہی میں یہ مسودہ بھی تھا۔ میری درخواست پر مولوی صاحب موصوف نے نہایت فراخدلی کے ساتھ یہ مسودہ مجھے اشاعت کے لئے دیدیا جسے میں اب الفضل میں شائع کرا رہا ہوں۔ اس نایاب اور غیر مطبوعہ تحریر سے حضرت شیخ صاحب مرحوم کی لائف کے متعلق کئی نئی باتیں معلوم ہوں گی اور کئی غلطیوں کی اصلاح بھی ہوگی۔ مثلاً الفضل (۲ر دسمبر ۱۹۵۷ء) میں لکھا ہے کہ "الحکم ۱۸۹۸ء میں آپ نے جاری کیا" مگر شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے الحکم ۱۸۹۷ء میں جاری کیا۔ اسی طرح کتاب مجدد اعظم جلد اول صفحہ ۵۶۴ پر لکھا ہے کہ شیخ صاحب نے الحکم قادیان سے جاری کیا مگر صحیح یہ ہے کہ اخبار آپ نے امرتسر سے جاری کیا تھا۔ مگر پھر اسے قادیان لے آئے تھے۔ میں اس قیمتی مضمون کے لئے محترمی مولوی عبد اللہ صاحب قریشی کا نہایت درجہ ممنون ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری درخواست کو رد نہیں فرمایا۔ نہ معلوم اس جیسے کتنے قیمتی، نایاب اور غیر مطبوعہ مسودے ان کے پاس موجود ہیں جو اگر سارے شائع ہو جائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ (خاکسار محمد اسماعیل پانی پتی)

میری سرگذشت

ابتدائی الفاظ

معزز ہمعصر کشمیری میگزین کے قابل و جدت پسند ایڈیٹر مسٹر فوق نے اپنے ایڈیٹر نمبر کے لئے مجھے لکھا تھا کہ میں اپنے مختصر حالات زندگی انہیں لکھ دوں۔ مگر میرے خیال میں جبتک کسی شخص کے پورے سوانح عمری پبلک کے سامنے نہ ہوں وہ چنداں مفید اور مؤثر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ایک شخص کی زندگی کا نشیب و فراز دوسروں کے لئے سبق آموز اور عبرت بخش ہو سکتا ہے۔ اسلئے میں نے کچھ تو اس وجہ سے کہ ادھورے اور نامکمل حالات زندگی کبھی مفید نہیں ہو سکتے اور کچھ عدیم الفرصتی کے باعث اس طرف توجہ نہ کی۔ مگر اسی اثنا میں اس مقصد کے لئے مجھے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر تشحیذ الاذہان کے حالات لکھنے پڑے جب وہ مسودہ مسٹر فوق کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے مکرر اصرار فرمایا اور میرے بعض مخلص احباب نے بھی چاہا کہ میں مختصراً اپنے حالات لکھ دوں اسلئے میں نے آذر دیِ دل دوستاں پسند نہ کر کے یہ مختصر سی سرگذشت لکھدی ہے۔ مگر میں حیران ہوں کہ اس سے کسی کو کیا فائدہ پہنچ سکے گا۔ اگر میری زندگی کا کوئی پہلو کسی کے لئے رہنمائی کا موجب ہو سکا تو میں سمجھوں گا کہ یہ حالات بھی ضائع نہیں ہوئے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ اپنے حالات زندگی آپ لکھنے میں ایک دقت یہ ہوتی ہے کہ ہر شخص اپنی تصویر کا روشن رخ دکھانا چاہتا ہے۔ اور بعض اوقات اصل حالات اور واقعات کو دوسرے لوگ اس نظر سے دیکھتے ہوئے انہیں مبالغہ سمجھ لیتے ہیں۔ اسلئے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ میں کن حالات میں یہ سرگذشت لکھ رہا ہوں۔ مگر مجھے اس تحریر تعمیل ارشاد کے ساتھ یہ مقصود ہے کہ میں جس حال میں ہوں پبلک کے سامنے کھڑا ہو جاؤں۔ اس سے بحث نہیں۔ کہ وہ کیا سمجھیگی۔

نام وغیرہ ابتدائی امور

میرا نام یعقوب علی اور میرے والد کا نام محمد علی ہے۔ لودھیانہ کے محلہ جدید میں منشی احمد جان مرحوم مشہور و معروف صوفی اور اہل اللہ کے جوار میں رہنے کا ہمیں فخر رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس وقت بھی منشی احمد جان مرحوم کی اولاد اور یہ خاکسار نہ صرف ہم شہر و ہمسایہ ہیں بلکہ روحانی طور پر ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں یعنی حضرت مسیح موعود میں ہو کر بھائی ہیں۔ اور قادیان میں ہجرت کر کے آباد ہو چکے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ لایشقی جلیسہم بالکل سچا ارشاد ہے۔

دنیا دار لوگ اپنے نسب پر فخر کرتے ہیں مگر اس زمانہ میں نسب کی بحثیں جو حقیقت رکھتی ہیں وہ ظاہر ہیں۔ جن لوگوں نے قوموں کے عروج و اقبال اور ادبار و زوال کی تاریخیں پڑھی ہیں وہ جانتے ہیں کہ قومیں کس طرح بگڑتی اور کس طرح بنتی ہیں۔ اسلئے میں ان مختصر حالات میں اپنے نسبی جھگڑے کو چھوڑتا ہوں۔ یہ کہہ کر کہ

بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابنِ فلاں چیزے نیست

حضرت مسیح موعودؑ سے تعلق

مجھے جس بات پر بجا فخر ہے وہ یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موعود مسیح اور مہدی کو شناخت کیا اور میری زندگی میں یہی عجیب بات ہے اور یہ اور بھی عجیب ہو جاتی ہے جب ناظرین کو معلوم ہوگا کہ میرے خاندان کو حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان سے اس وقت تیسری پشت کا تعلق ہے۔ بلکہ چوتھی کا۔ میرے دادا شیخ سلطان علی صاحب ان ایام میں جبکہ عالی جناب مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد بزرگوار کشمیر میں تھے جناب ابا امام الدین صاحب مرحوم کے باڈی گارڈ میں تھے۔ مرزا صاحب قبلہ جن ایام میں واپس تشریف لے آئے انہیں دنوں کے قریب میرے دادا صاحب واپس چلے آئے اور ضلع جالندھر میں بعض اسباب کی بنا پر توطن اختیار کیا۔ میرے والد صاحب جو اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے ہندی پڑھانے والے معلم تھے قادیان میں ایک زمانہ تک تعلیم دیتے رہے۔ ان ایام میں حضرت مسیح موعودؑ اپنی ریاضت اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرتے تھے اور جناب مرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم کشمیر کی واقفیت کی بنا پر والد صاحب پر ہمیشہ مہربانی فرماتے تھے اور ایک دو مرتبہ میرے دادا صاحب بھی انہیں ملنے کے لئے اس تقریب سے حاضر ہوئے تھے۔ والد صاحب جب قادیان تشریف لائے تو ایڈیٹر الحکم ماں کے پیٹ میں تھا اور میرے پیدا ہونے کی خبر والد صاحب کو حنگی شاہ ایک مجذوب نے قادیان ہی کے مقام پر دی تھی۔ جس نے یہ کہا تھا کہ تیرا یہ بیٹا قادیان میں رہیگا اور ایک اہل اللہ کے ساتھ اس کا تعلق ہوگا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے وہ موقعہ مجھے دیا۔ اب میں قادیان میں ہوں اور خدا کے ہی محض فضل سے اس کے مامور و مرسل کا ادنیٰ خادم ہوں۔ میری پیدائش نومبر ۱۸۷۵ء کی ہے۔

تعلیم

میری تعلیم ایک دیہاتی مدرسہ سے شروع ہوئی اور نومبر ۱۸۸۱ء کو میں مدرسہ میں داخل ہوا۔ یہ خدا کے فضل کی بات ہے کہ میں مدرسہ میں اپنی جماعت میں ہمیشہ اول رہا کرتا تھا۔ پرائمری کی چوتھی جماعت میں پہنچتے پہنچتے مجھے مذہبی تعلیم اور مذہبی مسائل پر گفتگو کرنے کا شوق پیدا ہو گیا اور یہ شوق ابتدائً شیعہ اور سنی کے اختلافات سے پیدا ہوا۔ اس راہ میں میرے راہنما مولوی غلام قادر صاحب مدرس تھے۔ جو آجکل اسی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ وہ میری مذہبی زندگی اور اخلاقی حالت کو خوب جاننے والے ہیں۔ پرائمری کا امتحان میں نے تعریف کے ساتھ پاس کیا اور وظیفہ حاصل کیا۔ اس کے بعد مجھے ورنیکلر مڈل سکول کا کورس ختم کرنے کے لئے مڈل سکول میں بھیجا گیا۔ اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں بورڈنگ میں رکھا گیا۔ اس امر کی پرواہ نہ کر کے کہ یہ خود ستائی ہوگی مڈل سکول میں بھی ایک ہوشیار اور ہونہار طالبعلم کی حیثیت سے میں رہا اور بورڈنگ کے انتظامی معاملات عموماً میری رائے اور مشورہ سے طے ہوتے۔ مذہبی شوق اور بھی ترقی کر گیا۔ ان ایام میں میں ایک دعا کیا کرتا تھا کہ یا اللہ صحابہ رضی کی سی خدمتِ دین کرنے کا موقعہ دے۔ اور ایسی جماعت میں رہنے کی توفیق دے جو حمایتِ اسلام کا جوش رکھتی ہو۔ میں اب یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا قبول ہو گئی۔ اور تا دمِ مرگ قدر کرتے

اور ممتحن صاحبان نے وقتاً فوقتاً میری قابلیت کے متعلق بہترین رائیں مدرسہ کی کتابوں میں لکھیں۔ اس مڈل سکول کی تعلیم میں مجھے سنسکرت پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ صرف نو مہینے کے اندر میں نے مڈل سکول کی سنسکرت کا کورس ختم کر لیا اور یونیورسٹی کے مڈل امتحان میں میں تعریف اور وظیفہ لے کر کامیاب ہوا۔ سنسکرت میں بھی پاس ہو گیا یہ زمانہ ۱۸۸۶ء سے ۱۸۸۸ء تک ختم ہو گیا۔ اس وقت میں مضمون نویسی میں ممتاز تھا۔ اور اخبار بینی کا مذاق بڑھ رہا تھا۔ اخبارات میں مضمون بھیجنے کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ چنانچہ جالندھر کے آفتاب ہند میں کبھی کبھی لکھتا تھا۔

وزنیکلر مڈل کی تعلیم ختم کر کے میں لدھیانہ کے بورڈ سکول میں داخل ہو گیا یہاں پہنچ کر میرا مذہبی شوق ترقی کر گیا اور اخباری مذاق نے اخبار نویسی کی صورت اختیار کر لی۔ میرے وقت کا بہت بڑا حصہ عیسائیوں سے مباحثہ میں گذرتا اور ان کی کتابیں پڑھنے کا شوق دن بدن ترقی کرتا گیا۔ اور نور افشاں کے ایڈیٹر مسٹر حسن علی سفیر کی وجہ سے اخبارات کے پڑھنے کا بہترین موقعہ ہاتھ آیا۔ منشور محمدی اور خود نور افشاں میں مضامین لکھنے لگا۔ ایک دفعہ نور افشاں میں ایک مناظرہ شروع کر دیا۔ جو بالآخر پادری نیوٹن صاحب نے بند کر دیا۔ اب میری توجہ تعلیم کی طرف سے کم ہونے لگی اور اخباری اور مذہبی مذاق ترقی کرنے لگا۔ یہاں میں نے مولوی محمد افاق صاحب سے عربی کی تعلیم شروع کی۔

عیسائیوں کے مناظرات سے پھر آریہ سماجیوں سے مناظرہ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ اس زمانہ کے میرے بعض دوست لالہ بھورام نیّر اور لالہ مرلی دھر صاحب لدھیانہ میں موجود ہیں اور لالہ چرنجی لال مشہور آریہ اپدیشک فوت ہو چکا ہے یہ زندگی مجھے نہایت عزیز تھی۔ انہیں ایام میں یعنی ۱۸۸۹ء میں پہلی مرتبہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ شیخ اللہ دیا صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام نے مجھے پیش کیا اور میرے سنسکرت پڑھنے کا ذکر کیا۔ جس کو سن کر حضرت بہت خوش ہوئے اور ہر قسم کی مدد کرنے کا وعدہ فرمایا۔ حضرت صاحب کو پہلی مرتبہ یہاں ملا۔ مگر آپ کی کتاب براہین احمدیہ ۱۸۸۷ء میں میں چوہدری رستم علی خاں مرحوم کے ذریعہ دیکھ چکا تھا جب کہ وہ سارجنٹ تھے۔ گو اس

کتاب کے سمجھنے کی اس وقت قابلیت نہ تھی تاہم پڑھنے کا شوق بے حد تھا۔

غرض ۱۸۸۹ء سے لے کر ۱۸۹۱ء کے شروع تک میں نے لدھیانہ رہ کر اس مذاق کو بہت بڑھا لیا۔ اور اب یہ اس درجہ تک پہنچ گیا کہ مجھے مدرسے علیحدہ کر دے ۱۸۸۹ء ہی میں پیسہ اخبار کا خریدار ہو چکا تھا۔ جو اس وقت آج کل کے روزانہ پیسہ اخبار کی تقطیع پر شائع ہوتا تھا۔ ۱۸۹۱ء میں انگریزی مڈل پاس کر کے میں لاہور کے ماڈل سکول میں پہنچ گیا۔ قیام لدھیانہ میں منشی احمد جان صاحبؓ مرحوم کے مریدوں نے ایک انجمن احمدیہ بنا کر اس کے ماتحت ایک رسالہ انوار احمدیہ عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی تبلیغ کے لئے شائع کرنے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مذہبی اور اخباری ہونے کی وجہ سے اس رسالہ کا ایڈیٹر مجھے منتخب کیا گیا مگر بعد میں وہ رسالہ بعض اسباب کی وجہ سے شائع نہ ہو سکا۔ لاہور میں یہ شوق جو ترقی کر سکتا تھا وہ ظاہر ہے اب تعلیمی زمانہ کا خاتمہ تھا۔ آخر ۱۸۹۳ء میں انٹرنس پاس کر کے تعلیمی سلسلہ کو ختم کر دیا۔

اخبار نویسی کا آغاز

لاہور کی اس دو سالہ زندگی میں میرا اخباری مذاق بہت بڑھ گیا۔ پیسہ اخبار کے خریدار کی حیثیت سے میرا تعارف منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار سے ہوا اور پھر یہ تعارف تعلقات کے بڑھنے کا موجب ہوا۔ منشی محبوب عالم صاحب نے مجھے اپنے چھوٹے بھائی میاں عبدالرحیم اور میاں عبدالکریم کی تعلیم کے لئے مرے ایام طالب علمی ہی میں مجھے مقرر کر دیا۔ میں نے یہ خدمت محض اس لالچ سے قبول کی کہ مجھے کثرت سے اخبار پڑھنے کو ملیں گے۔ چنانچہ میں اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ اور تھوڑے ہی دنوں کے بعد میں اس خدمت سے الگ ہو کر انگریزی اخبارات اور خصوصاً ولایت کے رسالہ ٹٹ بٹس کی کہانیوں کے ترجمہ کا کام کرنے لگا۔ پس میری اخبار نویسی کا مدرسہ پیسہ اخبار کا دفتر ہے۔ منشی محبوب عالم صاحب ہمیشہ میرے ساتھ بتکریم پیش آتے تھے۔ انہیں ایام میں مشہور اگریٹیٹر صوفی انبا پرشاد پیسہ اخبار میں کام کرتا تھا اور ایک مولوی غالباً سید احمد صاحب یاس لکھنوی پیسہ اخبار میں ناول لسٹ تھے جنہوں نے سرو یاں وغیرہ لکھے تھے۔ پیسہ اخبار کو لاہور آئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ اور وہ اردو اخبار نویسی میں نئی روح پھونک رہا تھا۔ پیسہ اخبار ہی کے دفتر میں میں باقاعدہ احمدی ہو گیا اور اس دو سال کی طالب علمی کے زمانہ میں لاہور کی تمام مذہبی سوسائٹیاں مجھ سے واقف ہو گئیں۔ کیونکہ میں ان کی جلسوں میں باقاعدہ جانے والا اور تقریریں

اور مباحثہ کرنے والا تھا۔ اس زمانہ کے آریہ سماج۔ دیو سماج اور عیسائی مشن کے لوگ اب تک ان حالات کے جاننے والے موجود ہیں۔

مذہبی واعظ

اخبار نویسی کے ساتھ دوسرا شوق مذہبی تقریروں کا تھا۔ چنانچہ انہی ایام طالب علمی میں عیسائیوں اور انارکلی کے چیپل میں میاں سنگھ باغ میں اور پادری گرے کی کوٹھی پر فضولوں مباحثے کرتا۔ بلکہ آجکل کے پنجاب کے لارڈ بشپ صاحب سے جو ان دنوں محض ریونڈ لیفرائے تھے اور دہلی سے لاہور لیکچر دینے آئے تھے تین دن رنگ محل میں مباحثہ کیا جس کے لئے مجھے میرے استاد خلیفہ حمید الدین صاحب مرحوم نے ماسٹر چندو لال صاحب کی درخواست پر منتخب کر کے بھیجا تھا۔ اور آریہ سماج کے جلسوں پر سوالات کرتا۔ دیو سماج کے مندر میں جب کہ انجمن تحقیق میں حصہ لیتا۔ اس وقت تک میرے پرانے واقفوں میں سے پنڈت دیورتن اور سردار امر سنگھ صاحب اور موہن لال صاحب موجود ہیں۔ انار کلی میں روزانہ لیکچر اور رات کے ایک ایک بجے تک مباحثہ کے اکھاڑے لگانا معمولی بات تھی۔

فروری ۱۸۹۲ء میں جب حضرت مسیح موعودؑ لاہور تشریف لے گئے۔ تو میں نے حسب دستور بیعت کر لی اور لاہور کے تمام حالات کو آنکھ سے دیکھا اور بعض جگہ نہایت جرأت کے ساتھ آپ کے سلسلہ کی تبلیغ کی اور ماریں کھائیں۔ یہ جوش اب اس درجہ تک بڑھ گیا تھا۔ کہ سلسلہ تعلیم کا جاری رکھنا میرے لئے مشکل ہو گیا اگرچہ مرے بزرگ چاہتے تھے کہ میں کالج کی تعلیم کا کورس ختم کروں مگر احمدیت کی تبلیغ کا شوق مجھے اور طرف لے نکلا۔

سرکاری ملازمت

حافظ محمد یوسف ضلعدار نہر جو اس وقت سلسلہ احمدیہ سے الگ ہے ان ایام میں سلسلہ کا ایک سرگرم اور پرجوش ہمدرد تھا۔ اگرچہ اس نے بیعت نہ کی تھی وہ رکھا لوالہ علاقہ قصور میں ضلعدار تھے اور اگر قصور جاتے تو مولوی غلام دستگیر قصوری انہیں تنگ کرتے۔ اس غرض کے لئے کہ میں سلسلہ کی اشاعت کروں مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ میں اس خیال اور وہم سے گیا بھی نہیں تھا کہ سرکاری ملازمت کروں گا۔ مگر انہوں نے مناسب سمجھا کہ میرا نام محکمہ نہر میں برائے نائب ضلعداران

داخل کرا دیں۔ چنانچہ ان کی کوشش اور سید فتح علی شاہ صاحب کی توجہ سے میں اس مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ مگر ۱۸۹۴ء کے جولائی میں ہمیشہ کے لئے ملازمت کے خیال کو سر سے نکال کر اور اپنے دل سے عہد کر کے کہ آئندہ اخبار نویسی ہی کروں گا۔ میں نے ابن ضلع امرتسر کی کوٹھی پر ان تمام امیدوں کا خاتمہ کر دیا۔ جو ڈپٹی کلکٹری اور خان بہادری کی صورت میں میرے سامنے آتی تھیں اور میں قلم کے ذریعہ اہل ملک کی خدمت کے لئے ہمہ تن تیار ہو کر ۱۸ اور ۱۹ برس کی عمر کے درمیان امرتسر آ گیا۔

اخبار نویسی بطور مستقل کام

اب اخبار نویسی میرا مستقل کام ہو گیا اور میں نے اس کو ریاض ہند اخبار امرتسر کے مکرر اجرا اور احیاء سے شروع کیا۔ مگر ریاض ہند کے پروپرائیٹر صاحب باوجودیکہ میرا ان پر کوئی بار نہ تھا۔ اسے زندہ نہ رکھ سکے اسی اثنا میں اخبار فیروز شیخ فیروز الدین صاحب انریری مجسٹریٹ امرتسر نے جاری کیا۔ اور میں اس کا پہلا اور آخری ایڈیٹر مقرر ہوا۔ اخبار فیروز ایک کامیاب اخبار تھا۔ اور پیسہ اخبار کا بہترین مقابلہ اپنی قیمت اور مضامین کے لحاظ سے کرتا تھا۔ اس وقت کی اردو اخبار نویسی میں وہ بہترین اضافہ سمجھا گیا۔ مگر بعد میں مجھے شیخ فیروز الدین صاحب سے ایک مقامی معاملہ کے متعلق اختلاف کرنا پڑا۔ اور میں نے فیروز کو چھوڑ دیا۔ میاں صاحب نے بھی پھر میرے بعد فیروز کو باوجود ایک عمدہ اور کامیاب اخبار ہونے کے چلانا نہ چاہا اور کہا کہ یا تم اسکو ایڈٹ کرو ورنہ میں بند کر دوں گا۔ مگر مجھے اپنی بات پر ایک اصرار ہو چکا تھا کہ

(آگے صفحہ پانچ پر)

مسجد احمدیہ جوہی کا سنگ بنیاد

مورخہ ۲۳/۳/۶۳ بوقت صبح ۷ بجے مسجد جماعت احمدیہ جوہی کی بنیاد رکھی گئی اور تعمیر شروع ہوئی احباب جماعت سے درخواست ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکمیل کے سامان فرمائے

(خاکسار شمس الدین سکرٹری اصلاح و ارشاد
وصال جماعت احمدیہ
جوہی۔ ضلع دادو۔ سندھ)

باوجود ان کی بے حد مہربانیوں کے میں اس وقت ان کے ساتھ نہیں چل سکتا تھا فیروز کی ایڈیٹری کے ایام میں پریس کانفرنس کی تحریک منشی محبوب عالم صاحب نے کی مگر میں نے بحیثیت ایڈیٹر فیروز پریس کانفرنس پر جو سلسلہ مضامین کا لکھا وہ اس وقت تک اس زمانہ کے مشہور اور قابل قدر اخبارات آزاد اور زمانہ کانپور کے صفحات میں عزت کے ساتھ لیا گیا اور اس کی تائید ہوئی۔ پنجاب کے پریس میں ایڈیٹر الحکم (جو اس وقت ایڈیٹر فیروز تھا) اکیلا تھا جس نے جرأت کے ساتھ پریس کانفرنس کے حسن و قبح پر روشنی ڈالی اور پیسہ اخبار کی کثیر الاشاعتی اور اثر کے سامنے اپنی آواز کو نہ دبایا۔ یہی آواز اور ضمیر کا سوال تھا جس نے مجھے شیخ فیروز الدین صاحب ایسے شریف الطبع بزرگ سے افسوس کے ساتھ الگ ہونے دیا۔ امرتسر کی میونسپلٹی کے ماتحت محکمہ چنگی میں غبن ہو چکا تھا۔ اور ایک لاکھ سے زیادہ کا غبن ثابت کر دیا گیا تھا۔ اس خاص کام کے لئے ایک اخبار آہلووالیہ گزٹ (جو اب تک جاری ہے) میری ایڈیٹری میں نکلا اور امرتسر کے تمام واقف کار لوگ جانتے ہیں کہ اسے میں ایڈٹ کر رہا تھا۔ کیونکہ امرتسر کی سنجیدہ پبلک جو اس معاملہ میں میرے ساتھ تھی وہ جانتی تھی اور یقین کرتی تھی کہ کوئی لالچ اور خوف میرے قلم کو روک نہیں سکتا تھا۔ چنانچہ بڑے بڑے مخفی بھید ظاہر ہوئے اور بالآخر میونسپلٹی کے سیکرٹری آنجہانی مسٹر فکل کی طرف سے ایک ہزار روپیہ رشوت کا پیغام مجھے دیا گیا تاکہ میں ضمیر فروشی کر کے چپ ہو جاؤں۔ مگر نیکی اور بھلائی کے فرشتوں نے میری تائید کی اور میں نے ضمیر فروشی کو ایک لعنت سمجھ کر ہزار روپیہ پر تھوک دیا۔ یہ ایک وقت تھا جو میرے لئے اس پیشے میں امتحان کا تھا۔ اور خدا کے فضل سے میں کامیاب ہوا۔ بالآخر وہ میونسپلٹی کے غبن کا سکنڈل آخر کار پبلک کی بہترین خواہشوں کے ساتھ ختم ہوا اور میں نے بھی کمیٹی کی مخالفت بلاوجہ کرنا چھوڑ دی۔ اس اثنا میں اور بھی بہت سے کام کرنے پڑے امرتسر کی پریس سوسائٹی کے بعض نقائص پر آزادانہ نکتہ چینی کی اور جب سوسائٹی کی قابل قدر خدمات کو اصلاح کے بہترین اصولوں پر چلتے دیکھا تو اس کے کام میں عملی ہمدردی میرا کام تھا۔ اور اس وقت تک میں لالہ نند لال صاحب کی خدمات کا دل سے معترف ہوں

امرتسر کے قیام میں ایک اور رنگ میں بھی مجھے سرکاری خدمات کا موقعہ ملا۔ مسٹر فکل نے میری درخواست کے بدون بعد میں جبکہ کمیٹی کے معاملات درست ہو چکے تھے میری اس آزادانہ نکتہ چینی کی قدر کر کے میونسپل کے لئے پریس سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے ایک معقول معاوضہ میں ملازمت بھی دینا چاہا۔ مگر میں نے شکریہ سے انکار کر دیا

پھر مجھے اخبار جہاں نما کی ایڈیٹری کا موقعہ ملا جو سردار نرائن سنگھ صاحب نے جاری کیا تھا مگر افسوس ہے کہ مجھے بہت جلد اس سے الگ ہونا پڑا۔ اور پھر کچھ دنوں تک امرتسر کے مشہور اخبار پنجاب کو ایڈٹ کیا۔ اخبار وکیل کے قابل قدر پروپرائٹر شیخ غلام محمد صاحب ناصر مرحوم کی ہمیشہ خواہش تھی کہ میں وکیل کا چارج لوں مگر محض بعض امور میں اختلاف رائے اس میں مانع رہا اور میں نے پسند نہ کیا کہ اپنی ذاتی رائے کو چند پیسوں پر قربان کر دوں۔ اسی اثناء میں اگست ۱۸۹۷ء کو ہنری مارٹن کلارک نے ایک نالش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کر دی۔ میں نے اس مقدمہ کے حالات دوسرے جنگ مقدس کے نام سے لکھے۔ اس وقت مجھے اپنے سلسلہ کی ضروریات کے اعلان اور اظہار کے لئے اور اس پر جو اعتراضات پولیٹیکل اور مذہبی پہلو سے کئے جاتے تھے۔ ان کے جوابات کے لئے ایک اخبار کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ اکتوبر ۱۸۹۷ء میں الحکم جاری کر دیا اس وقت گورنمنٹ پریس کے خلاف تھی اور موجودہ پریس ایکٹ اس وقت بھی قریب تھا جو پاس ہو جاتا۔ تاہم ان مشکلات میں میں نے خدا پر بھروسہ کر کے امرتسر سے اخبار الحکم جاری کر دیا

الحکم قادیان میں آگیا

۱۸۹۷ء کے آخر میں روزانہ پیسہ اخبار کے مکرر اجرا کی تجویز ہو چکی تھی۔ اور منشی محبوب عالم صاحب کی خواہش کے موافق میں نے روزانہ پیسہ اخبار کے ایڈیٹوریل سٹاف میں جانا منظور کر لیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ الحکم کا ہیڈکوارٹر لاہور بدل دینا چاہیئے۔ اور محض اس خیال سے میں نے پیسہ اخبار کے ساتھ تعلق کرنا گوارا کر لیا تھا۔ مگر ۱۸۹۷ء کے دسمبر میں جب جلسہ سالانہ پر میں قادیان آیا تو یہاں ایک مدرسہ کے اجرا کی تجویز ہوئی۔ اور اس کے لئے خدمات کے سوال پر میں نے وقتی خدمات پیش کر دیں۔ اور اس طرح قدرت نے مجھے دیار محبوب میں پہنچا دیا الحکم کے اجراء کے وقت مجھے بہت ڈرایا گیا تھا کہ مذہبی مذاق کم ہو چکا ہے اور احمدیت کے ساتھ عام دشمنی پھیل چکی ہے۔ اس لئے الحکم کامیاب نہ ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ جانتا ہے میں نے الحکم کو ایک تجارتی پرچہ کی حیثیت سے جاری نہ کیا تھا بلکہ محض اشاعت سلسلہ اور خدمت دین کی نیت سے۔ اس لئے اس کے پہلے پرچہ میں لکھا تھا ؎

جب توکلت علی اللہ پہ آغاز کیا

پہ نکل آئیں گے اور دیکھنا پرواز کیا

خدا تعالیٰ نے اپنے محض فضل سے الحکم کو ایک مذہبی اخبار کی حیثیت سے کامیاب کر دیا۔ اب ایڈیٹر الحکم کی خدمات کا دائرہ احمدیت کے مرکز پر کھینچا گیا۔ اس دائرہ میں گردش کرتے ہوئے بھی ایڈیٹر الحکم پر وہ زمانہ نہیں آیا۔ اور آئندہ خدا کے فضل سے امیدوار ہوں کہ نہ آئے جبکہ اس نے کسی خوف اور لالچ کی وجہ سے اپنی آواز کو ضمیر کے خلاف دبانا چاہا ہو۔ بلکہ ایڈیٹر الحکم نے ہمیشہ اپنا موٹو یہ رکھا

لکھنا ہے تو مت ڈر ڈرنا ہے تو مت لکھ

قادیان کی زندگی اور مشکلات

قادیان میں ایڈیٹر الحکم جنوری ۱۸۹۸ء میں آگیا اور پیسہ اخبار کے ساتھ جو جدید تعلق پیدا کر لیا گیا تھا اسے اور لاہور کے دیگر منافع کو قادیان پر قربان کر دیا اور الحمدللہ میں اس سودے میں نفع مند ہوں۔ مدرسہ کا انتظام ابتدائی حالت میں تھا۔ جو لوگ کسی انسٹی ٹیوشن کو چلانے کے کام سے واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ایڈیٹر الحکم کو مدرسہ کے ابتدائی حالات میں کن مشکلات میں سے گذرنا پڑا ہوگا۔ طبیعت میں حریت تھی۔ بعض اوقات مدرسہ کے ناظم سے اختلاف ہو جاتا۔ آخر جب مدرسہ چل پڑا۔ تو میری غرض چونکہ ملازمت تو تھی نہیں اس لئے میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے مشورہ کے ماتحت مدرسہ سے علیحدہ ہو کر صرف اخبار کے کام کی طرف توجہ کی

قادیان میں اس وقت پریس کی سخت تکالیف تھیں۔ نہ پریس ملتا تھا نہ کاپی نویس اور نہ کاتب اور نہ یہ لوگ قادیان آکر رہنا چاہتے تھے۔ تاہم ایڈیٹر الحکم ان مشکلات کا مقابلہ کرتا رہا

ایک سرکاری افسر کی طرف سے آفت

اسی زمانہ میں الحکم نے بٹالہ کے ایک سب انسپکٹر کے اس رویہ پر نوٹس لینا چاہا جس کا برا اثر رعایا پر پڑ رہا تھا۔ اس نے اپنے اعلیٰ افسر کو بھڑکا کر چاہا کہ ایڈیٹر الحکم پر کوئی مقدمہ بنا دے مگر میری طبیعت ان گیدڑ بھبکیوں سے ذرا بھی خائف نہ تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک معاملہ پہنچا بعض لوگوں نے رائے دی کہ چند روز کے لئے ایڈیٹر الحکم قادیان سے باہر چلا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رائے کو اول پسند ہی نہیں کیا تھا مگر اصرار پر کہہ دیا کہ اگر یہی مصلحت ہے تو حرج نہیں۔ لیکن جب میں نے اس رائے کی کمزوری پیش کی تو آپ نے بڑے جوش سے میری تائید کی اور بالآخر اس سب انسپکٹر کو اپنی طاقت کا اندازہ معلوم ہو گیا اور اس نے اپنے منصوبوں کو خاک میں ملتے دیکھ کر ایڈیٹر الحکم سے صلح کر لی۔ یہ پہلی کامیابی تھی جو یہاں نصیب ہوئی۔ غرض پریس اور حکام کی ان مشکلات پر غالب آنے کے بعد الحکم نے اپنے کام کی طرف توجہ کی اور جو کام اس نے کیا اس کے لئے اس کی ۱۶ جلدیں ایک مبسوط تاریخ ہیں۔ تاہم مختصر طور پر بعض اہم امور میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات کی حفاظت

۱ سب سے پہلے الحکم کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریروں کو محفوظ کرنے کا کام کیا گیا ہر ایک تقریر قلم بند ہو کر شائع ہونے لگی

اسی ضمن میں یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرانی تحریروں اور خطوط کو جمع کرنے کا کام بھی الحکم کے ذریعہ کیا گیا۔

۲۔ پھر بزرگان ملت کے خطبے۔ مواعظ۔ لیکچر جو اس سے پہلے ہوا میں مل جاتے تھے محفوظ ہونے لگے۔

۳۔ حضرت حکیم الامۃ مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کا ایک بیش بہا معلومات و معارف درس قرآن مجید ہوا کرتا تھا۔ ایڈیٹر الحکم نے سب سے اول اس کی اشاعت کا انتظام کیا۔ پہلے اخبار کے ذریعہ۔ پھر مستقل رسالوں کے ذریعہ جو تفسیر القرآن اور ترجمۃ القرآن کے نام سے شائع ہوئے

۴۔ ان امور کے ماورائی قومی معاملات پر پوری آزادی کے ساتھ ہمیشہ ایڈیٹر الحکم نے رائے دی۔ اور سب سے پہلے قوم کو ایک صدر انجمن احمدیہ کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی کہ مرکزی کمیٹی کے ساتھ ضلع وار اور تحصیل وار کمیٹیاں شامل کی جائیں ؛

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ اور چھوٹا بچہ ناصر احمد بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حاجم غلام حیدر باجوہ دارالصدر غربی ربوہ

رپورٹ آمد چندہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

فضل عمر جونیئر سکول کے چندہ کے لئے بہنوں کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی جن لجنات کی طرف سے چندہ آیا ہے اُن کی فہرست درج ذیل ہے۔ باقی لجنات اور ذی ثروت بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اس سکول کے لئے چندہ بھجوائیں تا لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اس سکول کو اعلیٰ پیمانہ پر چلا سکے۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ لجنہ کراچی کی مشکور ہے جو ہر ماہ ڈیڑھ صد روپیہ ماہوار سکول کے لئے بھجوا رہی ہیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ)

نام لجنہ	رقم وصول شدہ	نام لجنہ	رقم وصول شدہ
لاہور	۲۱۰ — ۰ — ۰	حیدرآباد سندھ	۱۰ — ۰ — ۰
چک ۳۲ ضلع منٹگمری	۵۰ — ۰ — ۰	ملتان چھاؤنی	۲۰ — ۰ — ۰
چک ۸۸ ضلع لائلپور	۱۱ — ۰ — ۰	سدوکے ضلع گجرات	۱ — ۰ — ۰
منٹگمری	۱۲ — ۰ — ۰		
بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۳ — ۹ — ۶	ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۵ — ۰ — ۰
منڈی بہاء الدین	۳ — ۴ — ۰	لجنہ اماء اللہ جوڑا	۱۰ — ۰ — ۰
راولپنڈی چھاؤنی	۲۴ — ۰ — ۰		۱
امۃ المجید صاحبہ راولپنڈی	۲۵ — ۰ — ۰	ملتان شہر	۳۰ — ۰ — ۰
حیات بیگم بنت چوہدری	۵ — ۰ — ۰	از لجنہ مرکزیہ	۱۰۰ — ۰ — ۰
محمد عمر صاحب		گوجرہ	۸ — ۸ — ۰

رذائل کی زندگی سے بچنے کیلئے حقہ ترک کر دیا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقہ اور تمباکو کے استعمال کو لغویات میں داخل کیا ہے اور آیت والذین ھم عن اللغو معرضون (مومنون) کے ماتحت ہدایت فرمائی ہے کہ مومن احباب کو حقہ سے اجتناب کرنا چاہیئے نیز فرمایا ہے کہ اگر آنحضرت صلعم کے زمانہ میں حقہ ہوتا تو آپ ضرور منع فرماتے۔ نظارت ہذا کی طرف سے رمضان المبارک میں حضور کے فتاویٰ کی روشنی میں یہ تحریک کی گئی تھی اور تلقین کی گئی تھی۔ کہ احباب رذائل کی زندگی سے بچنے کے لئے حقہ اور تمباکو ایسے لغو افعال سے اجتناب کریں چوہدری خان محمد صاحب دار الصدر شرقی ربوہ اور میاں حسن دین صاحب رنڈی ضلع ملتان نے اطلاع دی ہے۔ کہ انہوں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں حقہ ترک کر دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ان احباب کو استقامت عطا فرمائے نیز دوسرے مبلغین بھی رپورٹ بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ جناب خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈبہ دون ۲۸ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۵۸ء کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون دوسرے روز ۱۹/۴/۵۸ کو جنازہ ربوہ میں لایا گیا اور نماز جنازہ کے بعد مرحومہ کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(قاضی رشید احمد ارشد ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری ہمشیرہ کا بی اے کا امتحان شروع ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم محمود احمد دار الشفاء خانیوال)

۲۔ بندہ امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار نذیر احمد بھوڑو چک ۱۸)

۳۔ میرا چھوٹا بھائی امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد السلام ڈنڈ پور کھرو بیاں تحصیل ڈسکہ)

قائدین زعماء اور مربی صاحبان مجالس اطفال کی خدمت میں

ضروری گذارش

۱۔ جن مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں لیکن اطفال کی تنظیم موجود نہیں۔ وہاں کے قائدین و زعماء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ فوراً احمدی بچوں مجلس اطفال کے ذریعہ منظم کریں۔ اور کسی موزوں اور مستعد کارکن کو ان کا مربی مقرر کریں۔

۲۔ جن مقامات پر مجالس اطفال تو قائم ہیں۔ لیکن ان کی تنظیم کمزور ہے۔ وہاں اسے مضبوط کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ اطفال کے ہفتہ وار یا پندرہ روزہ اجلاس باقاعدہ منعقد کئے جائیں۔ ان اجلاسوں میں تربیتی تقریریں کرائی جائیں۔ بچوں کو اہم دینی مسائل سکھائے جائیں۔ اور پھر ان کا امتحان بھی لیا جائے مناسب تیاری کے بعد بچوں کو بھی تقریریں کرنے اور نظمیں پڑھنے کا موقعہ دیا جائے۔

۳۔ جملہ اطفال سے باقاعدہ ماہوار چندہ وصول کیا جائے تاکہ انہیں ابھی سے اسلام اور سلسلہ کی خاطر مالی قربانی کرنے کی عادت پڑے۔ چندہ کی شرح حسب ذیل ہے۔ پرائمری سکول کے طلبہ کے لئے ۶ پائی ماہانہ مڈل کلاس کے طلباء کے لئے ۱ آنہ ماہوار ہائی کلاسوں کے طلباء کے لئے ۲ آنے ماہانہ ملازم اطفال سے ایک پائی فی روپیہ غیر ملازم اور غیر طلباء اطفال کے لئے ۲ آنے ماہانہ۔

۴۔ احمدی بچوں کو نماز با جماعت پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ اس کے لئے نمازوں کی حاضری لینے کا اہتمام کیا جائے اور بچوں کے والدین سے رابطہ قائم کیا جائے۔

۵۔ رسالہ تشحیذ الاذہان اطفال الاحمدیہ کا اپنا رسالہ ہے اسے چلانا اور اسے دلچسپ بنانا اطفال کا کام ہے۔ جملہ قائدین و زعماء اور مربی صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچوں کو اس رسالہ کا خریدار بنانے کی کوشش فرمائیں اور انہیں اس میں [illegible] دلچسپ مضامین کہانیاں اور نظمیں لکھنے کی تحریک کریں۔

۶۔ جس جگہ بھی مجلس اطفال قائم ہے۔ اس کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں بھیجنا بہر حال ضروری ہے۔ جو چندہ جمع ہو اس کا ۲/۳ حصہ لوکل مجالس کے اخراجات کے لئے رکھا جائے۔ بقیہ ۱/۳ رقم ماہ بماہ مرکز میں بھجوائی جانی ضروری ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے مالی جائزہ کے بارہ میں ایک ضروری گذارش

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا جو جائزہ یکم اپریل ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا ہے۔ اس بارہ میں یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس سلسلہ میں صرف وہی رقوم یا بجٹ شمار کئے گئے ہیں۔ جو ۳۱ جنوری ۱۹۵۸ء تک مرکز میں وصول ہوئے۔ اب دوسری سہ ماہی میں مارچ تک آنیوالی رقوم اور بجٹ شمار کئے جائیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۴۔ میں اور میرا بھائی محمد ارشد فاروق میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشریٰ ۴ میکلوڈ روڈ لاہور)

۵۔ ہم نے چک ۱۶۷ ہ بہ ۱۱ غیر مستقل نہر پر (۱۹۵۴ء میں) رقبہ خریدا ہے۔ جس کو نہری پانی نہیں مل رہا۔ لوگ بہت پریشان ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے

(غلام احمد جماعت احمدیہ چک ۱۶۷ ہ بہ ۱۱ ضلع رحیم یار خان)

۶۔ میری ہمشیرہ بشریٰ پروین نے اس دفعہ ایف اے کا امتحان پشاور یونیورسٹی سے دیا ہے۔ میرے بھائی ملک حمید احمد صاحب برائے تعلیم انگلینڈ گئے ہوئے ہیں نیز برادرم تنویر الرحمٰن صاحب نے امسال فورتھ ایئر میڈیکل کا امتحان دیا ہے احباب ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (اہلیہ ملک محمد احمد سلطانپور لاہور)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی شخص کو اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ۔

نمبر ۱۴۹۰۶

میں حکیم عبد الغنی ولد میاں محمد بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ حکمت و زمینداری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن بستی شادی ڈاکخانہ خاص ضلع رحیم یار خاں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ ۸۴ ایکڑ زمین ہے جس میں میرے ۲ بھائی جو غیر احمدی ہیں بھی شامل ہیں (برابر کے) اس ۲۸ ایکڑ سے گویا مجھے تیسرا حصہ ملتا ہے اس کے علاوہ ۴ ایکڑ کے قریب زمین ہماری تینوں بھائیوں کی سرکاری کاغذات میں ہے۔ لیکن ہمیں اس کا پورا علم نہیں ہے اور نہ ہی وہ زمین ہمارے قبضہ میں ہے۔ کیونکہ مکانات مشترکہ ہونے کی وجہ سے ہمارے قبضہ میں نہیں ہے۔ دیگر حصہ داران سے سرکاری تقسیم کے بعد اس کا فیصلہ ہوگا۔ اس کے علاوہ میری منقولہ جائیداد جو بھائیوں سے علیحدہ ہو چکی ہے مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان خام ہے اور زمین مندرجہ بالا میں ہے۔ دو عدد اس بھینس ہیں۔ جن کی مجموعی قیمت ۴۰۰/- روپے کے قریب ہے اور میں دوکان کریانہ اور حکمت کرتا ہوں۔ دوکان کا اثاثہ قریباً ۲۰۰/- روپے ہے۔ جس سے مجھے چار صد روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے ڈاکخانہ کی طرف سے مبلغ اکیس روپیہ چودہ آنہ الاؤنس ملتا ہے مگر یہ عارضی ہے آج میں مورخہ ۲۲/۳/۵۸ کو بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میں اپنی غیر منقولہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ اور منقولہ جائیداد کی یا اس کے علاوہ اور آمد پیدا کروں تو اس کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کرتا رہونگا اگر مندرجہ بالا جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کروں تو وہ میرے مرنے کے بعد میرے حصہ جائیداد سے منہا کر لی جائے۔

العبد:۔ حکیم عبد الغنی احمدی

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم ولد میاں محمد بخش سکنہ بستی شادی برادر حقیقی موصی۔

گواہ شد:۔ سلطان احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ

نمبر ۱۴۹۰۸

میں زہرہ بی بی زوجہ عبد المنان شاہد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازیخاں ڈاکخانہ بلاک نمبر ۲۷ ضلع ڈیرہ غازیخاں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے منقولہ جائیداد کی تفصیل قیمت درج ذیل ہے۔

زیورات: طلائی کانٹے ایک جوڑی وزن ایک تولہ ۲ ماشہ قیمت ۲۸/۵/۴

طلائی مرکیاں ایک جوڑی ایک تولہ ۱۱۰/-/-

طلائی کلپ ایک جوڑی ۱۰ ماشہ ۹۱/۱۰/۸

طلائی گھڑی چوڑی ایک جوڑی دو تولہ ۷ ماشہ ۲۸۴/۲/۸

طلائی انگوٹھی ایک عدد ۵ ماشہ ۴۵/۱۲/۴

طلائی کوکہ ایک عدد قیمت ۲/-/-

نقرئی سکہ شلال ایک جوڑی ۲۴/۱۲/-

سنگر سیونگ سیکنڈ ہینڈ مشین قیمت ۲۵۰/-/-

نقدی جو اس وقت میرے پاس ملکیتی ہے ۵۰/-/-

میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ ۲۰۰۰/-/-

میرے خاوند مولوی عبد المنان صاحب مولوی فاضل شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذمہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو بھی جائیداد اپنی زندگی میں مجھے حاصل ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتی رہونگی میری وفات پر جو بھی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اللھم آمین۔

الامۃ: زہرہ بی بی۔

گواہ شد: عبد المنان شاہد مربی جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

گواہ شد:۔ خیر محمد احمدی امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔

نمبر ۱۴۹۱۲

میں سلیم احمد خلیل ولد حکیم سردار محمد صاحب قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے میرا آمد بذریعہ والدین جیب خرچ ماہوار مبلغ ۱۵/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد سلیم احمد خلیل

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد بقلم خود حکیم سردار محمد والد موصی ساکن ڈگری ضلع تھرپارکر۔

نمبر ۱۴۶۷۹

میں عبد العزیز ولد فضل الدین قوم کمبوہ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۴۲ء ساکن کاٹھ گڑھ چک ۲۲۴ ج ب ڈاکخانہ چک ۲۲۴ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۵۸ حسب وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے بزرگوار والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں میری آمد بذریعہ زمینداری سالانہ مبلغ تین صد روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد عبد العزیز

گواہ شد محمد امین شاہ معلم حلقہ کنٹونڈالی چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور

گواہ شد اسمٰعیل بقلم خود کاٹھ گڑھ چک ۲۲۶ ج ب۔ ڈاکخانہ چک ۲۲۵ ج ب ضلع لائلپور۔

نمبر ۱۴۶۹۹

میں سکینہ بی بی زوجہ محمد احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ۔ ڈاکخانہ گوجرہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ تین صد روپیہ ہے۔ اور ایک تولہ وزن کے طلائی کانٹے میرے پاس ہیں۔ قیمت مبلغ ۱۱۰/- روپے ہے۔ کل میزان ۴۱۰/- روپے ہے۔ مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں

الامۃ سکینہ بی بی بقلم خود

گواہ شد سید افتخار احمد شاہ انسپکٹر بیت المال۔ ربوہ

گواہ شد محمد احمد خاوند موصیہ کلرک مارکیٹ گوجرہ

نمبر ۱۴۹۰۰

میں نواب بی بی بیوہ چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم بھٹی جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الیمن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اور غیر منقولہ جائیداد دس مرلہ اراضی محلہ دار الیمن میں ہے۔ جس پر میرے لڑکے مختار احمد ناصر نے مکان تعمیر کیا ہوا ہے جس میں میرا کچھ خرچ نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ میری ماہوار پنشن جو خاوند مرحوم کی وفات کے بعد گورنمنٹ سے مل رہی ہے سولہ روپے ماہوار ہے

اس کے علاوہ جو میری آمد ہو گی اب اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ حق مہر میں نے خاوند کو معاف کر دیا تھا۔

الامۃ نواب بی بی

گواہ شد محمد اسمٰعیل واقف زندگی محلہ دار الیمن ربوہ

گواہ شد امۃ الحفیظ اہلیہ خلیفہ صلاح الدین دار الیمن صدر لجنہ

گواہ شد مختار احمد ناصر محلہ دار الیمن ربوہ

نمبر ۱۴۹۱۳

میں حبیب بیگم زوجہ حکیم فتح محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ڈگری ڈاکخانہ خاص ضلع میرپور خاص صوبہ مغربی پاکستان

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ تین صد روپیہ جو کہ میں وصول کر چکی ہوں اور زیور طلائی وزن چار تولہ قیمت مبلغ ایک سو دس روپیہ فی تولہ کل قیمت بمعہ حق مہر سات سو چالیس روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

شیخ محمد عبداللہ کی گرفتاری انفرادی اور سیاسی آزادی کو چیلنج

پاکستان کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی غیر مشروط حمایت کرتا رہیگا

لاہور ۵ رمئی پاکستان کے وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے کل اس اعلان کا اعادہ کیا کہ پاکستان کی حکومت اور عوام مقبوضہ کشمیر کے چالیس لاکھ مظلوم لوگوں کی جدوجہد آزادی میں ان کی غیر مشروط امداد کرتے رہیں گے تاکہ وہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزاد و منصفانہ استصواب کے ذریعے آزادی حاصل کر سکیں۔ وزیر اعظم پشاور سے بذریعہ ہوائی جہاز شام کو لاہور پہنچے۔ آپ نے ہوائی اڈہ پر ایک بیان میں کشمیری لیڈر شیخ محمد عبداللہ کی حالیہ گرفتاری کو اقوام متحدہ کے منشور انسان کے بنیادی حقوق سے متعلقہ عالمی اعلان اور تنازعہ کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کے کمیشن کی ۱۷ رجنوری ۱۹۴۸ء کی قرارداد کے منافی قرار دیا۔

وزیر اعظم نے کہا کہ شیخ عبداللہ کی گرفتاری کے بعد مقبوضہ کشمیر میں جو حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ دنیا کے جمہوری ممالک انہیں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ حکومت ہندوستان نے اپنے اس اقدام سے ان تمام لوگوں کو چیلنج کیا ہے جو شخصی و سیاسی آزادی کے اصول پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور یہ چیلنج عالمی امن کے لئے شدید خطرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت پاکستان حفاظتی کونسل کی باقاعدہ توجہ اس مسئلہ کی طرف مبذول کرائے گی اور یہ بھی مطالبہ کیا جائے گا کہ ڈاکٹر گراہم رپورٹ پر جلد غور کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ محکمہ خارجہ مناسب رپورٹ تیار کر رہا ہے۔ میری کراچی میں واپسی پر اقوام متحدہ میں پاکستانی نمائندہ کو مناسب ہدایات بھیج دی جائیں گی۔

لیڈر ساز نمبر ۲

سے ہیں یعنی کسی دوسرے کے علم کرانے سے نہیں۔ بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اب مضمون نگار بتائیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے یا نہیں۔ اور پھر قرآن کریم کھول کر سورۃ کہف کا مطالعہ کریں۔ اور وہاں سے نکالیں جہاں انہیں امور غیب کی اطلاع اس بندہ حق سے ملی تھی جسکو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

عبداً من عبادنا اٰتیناہ رحمۃً من عندنا وعلمناہ من لدنا علماً۔ (سورہ کہف ۶۶)

وہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہی کہدیا تھا کہ

انک لن تستطیع معی صبراً (کہف ۶۸)

کیا کشتی مساکین، قتل غلام اور دیوار یتیم کے امور غیب کی اطلاع حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بندہ حق کی تعلیم سے نہیں ملی تھی؟

آخر ذرا سوچیے کہ ایسے من گھڑت اصول قرآن کریم کے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اور نبوت کے متعلق جن کے متعلق آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ہمیشہ تک کیلئے بند ہو چکی ہے۔ آپ کیوں قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے صاف صاف فرمایا ہے کہ

اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

عراق اُردن کی عرب فیڈریشن کا باقاعدہ اعلان ۱۴ مئی کو کر دیا جائے گا

اُس روز ممالک میں عام معافی کا اعلان بھی کیا جائے گا

عمان۔ ۵ رمئی حکومت اردن ۱۴ رمئی کو مستعفی ہو جائے گی تاکہ عراق اور اردن کے الحاق کے بعد عرب فیڈریشن کی وفاقی حکومت کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔

اردن پارلیمینٹ کے ایوان بالا کی منظوری کے بعد حکومت کو توڑنے کے فیصلہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ مسودہ آئین میں بھی ترامیم کر رہی ہے تاکہ اسے فیڈریشن کے آئین کے موافق بنایا جا سکے۔ ۱۴ رمئی کے روز فیڈریشن کا رسمی اعلان کر دیا جائیگا اس اعلان کے موقع پر عام معافی کا اعلان بھی کیا جائے گا۔ عام معافی میں وہ لوگ شامل نہیں ہوں گے جو اردن کے اینٹی کمیونسٹ قوانین کے تحت گرفتار کئے گئے ہیں۔ وہ لوگ بھی جنہیں مارشل لا کے قوانین کے تحت فوجی عدالت نے سزا دی عام معافی کے زمرے میں شامل نہیں ہوں گے۔

درخواست دعا

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے صاحبزادے صلاح الدین صاحب شمس امسال میڈیکل کالج لاہور میں فورتھ ایئر کا امتحان دے رہے ہیں۔ امتحان ۸ مئی سے شروع ہوگا۔ احباب ان کی نمایاں اور اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

وصیت نمبر ۱۴۹۱۳

(بقیہ صفحہ ۷)

جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ حبیب بیگم زوجہ حکیم فتح محمد صاحب
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
گواہ شد حکیم فتح محمد خاوند موصیہ
بمقام ڈگری ضلع تھرپارکر

نوٹ:۔ یہ جائیداد مذکورہ ⅒ حصہ کی ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں فقط
حکیم فتح محمد خاوند موصیہ